REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۱۹

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:۔ جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۶ ربیع الآخر ۱۳۹۴ھ   ۹ ہجرت ۱۳۵۳ ہش   ۹ مئی ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۹ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور جہلم میں مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

★ — ربوہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کو دو روز سے گھٹنوں میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب مولانا صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★ — قادیان اور مضافات میں موسم کے مطابق شدت کی گرمی پڑ رہی ہے ٭

مجھے جو کچھ مِلا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مِلا ہے

وُہ خُدا جس کو دُنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خُدا کو اُس کے نبیؐ کے ذریعہ سے دیکھ لیا

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا:۔

(۱)۔ "مَیں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔"
(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۴-۲۵)

(۲)۔ "خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا۔ اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا..... جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ زندہ ہونے کی علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ ہم نے اس خدا کو اس کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا۔ اور وہ وحیٔ الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبی کی برکت سے کھولا گیا۔ اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصّوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں۔ ہم نے اُس نبی کے ذریعہ سے وُہ معجزات بھی دیکھ لئے۔ اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں مگر تعجب کہ دُنیا اس سے بے خبر ہے...... خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا کہ تم اس رسولؐ کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔"
(چشمۂ مسیحی صفحہ ۲۳-۲۴-۲۵ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ ہجرت ۱۳۵۳ ہش

رابطہ عالم اسلام کی مکہ کانفرنس میں منظور شدہ بعض قراردادوں پر ایک نظر

(۱)

رابطہ عالم اسلامی کے زیر انتظام مکہ مکرمہ میں ۶ اپریل تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء اسلامی تنظیموں کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلمانوں کے متعدد مسائل پر قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان قراردادوں کی جو تفصیل روزنامہ الجمعیۃ دہلی میں قسط وار شائع ہوئی ہے اس کے مطابق کانفرنس میں جہاں مسئلہ فلسطین بیت المقدس اور مسلمانان فلپائن جیسے مسائل پر روئے زمین کے تمام مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے وہاں احمدیت کے متعلق بھی شرکاء مجلس نے اپنے اس بغض و عناد کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے جو بے عمل علماء جماعت احمدیہ کے متعلق دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اور اس مجلس نے گویا دلوں کی سخت زمین کے نیچے دبے لاوے کو اُبلنے کا اچھا موقعہ بہم پہنچایا۔ جو شاید ایسے ہی کسی موقعہ کی انتظار کر رہا تھا۔

پھر قراردادوں کے مرتبین نے احمدیت کے بارے میں اس طرح کذب بیانی۔ بہتان طرازی اور وسوسہ اندازی سے کام لیا ہے کہ ہر سادہ مزاج انسان کو بہکانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ قرار داد کی چند عبارتیں بطور نمونہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ زیر نظر قرار داد اس طرح پر شروع ہوتی ہے:

"قادیانیت یا احمدیت ایک تباہ کن کیڑا ہے۔ یہ تحریک اسلام کے دامن میں اور اس کے نام میں پناہ لیتی ہے۔ اور اپنے خبیث اور گندے مقاصد کو چھپاتی ہے۔

(الف) اس تحریک کا دعویٰ ہے کہ اس کا داعی نبی ہے۔

(ب) قرآنی نصوص و آیات میں یہ لوگ تحریف کرتے ہیں۔

(ج) جہاد کو منسوخ کرتے ہیں۔"

"اس تحریک نے اسلام دشمن طاقتوں کی مدد اور سرمایہ سے عبادت گاہیں بنائی ہیں۔ جہاں ذہنی الحاد اور کفر کی اور قادیانی مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس تحریک نے مدارس، ادارے اور یتیم خانے کھولے ہیں۔ ان سب میں قادیانیت سرگرم عمل ہے۔ قادیانی لوگوں نے قرآن کریم کے تحریف شدہ ترجمے مختلف زبانوں میں نشر کئے ہیں۔" (سہ روزہ الجمعیۃ دہلی ۲۹ اپریل ۷۴ء صفحہ ۱)

دیکھا آپ نے! کذب بیانی، بہتان طرازی اور وسوسہ اندازی کے اس مرقع کو۔ قبل اس کے کہ ہم ان سب باتوں کا مکمل جائزہ پیش کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کرام اس موقعہ پر حسب ذیل آیت کریمہ اور اس کے معانی کو مستحضر فرمالیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک سنت مستمرہ کا ذکر کرتے ہوئے ایسے ہی معاندین کے حق میں فرمایا ہے:-

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ (سورۃ الانعام: آیت ۱۱۳)

(ترجمہ) اور ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر نبی کا دشمن بنا دیا ہے، کہ ان میں سے بعض بعض کو دھوکہ دینے کے لئے ان کے دل میں بُرے خیالات ڈالتے ہیں یا محض ملمع کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تو ان کو بھی اور اُن کے جھوٹ کو بھی نظر انداز کر دے۔

خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ نے ایسا کیوں کیا اس کے بارے میں مابعد اگلی آیت کریمہ میں فرمایا:-

وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَ
لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ (آیۃ ۱۱۴ ایضاً)

خدا تعالےٰ نے یہ اس لئے چاہا تا قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل اپنے اعمال کے نتیجہ میں ایسی ہی باتوں کی طرف جھکیں اور تا وہ اس (یعنی جھوٹ) کو پسند کرنے لگ جائیں اور تا وہ اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں۔

پس جہاں تک علماء زمانہ کی طرف سے احمدیت کو بدنام کرنے کے لئے کذب بیانی اور بہتان طرازی کا طریق اختیار کرنے کا تعلق ہے جس سے سادہ مزاج عوام کو حق و صداقت سے پھیر دینا چاہتے ہیں۔ اور احمدیت کی مخالفت کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے جماعت کو کوئی نقصان پہنچا سکیں گے تو یہ اُن لوگوں کی نادانی ہے۔ مذکورہ ہر دو آیات ہمارے لئے نہایت درجہ تسلی اور اطمینان کا ذریعہ ہیں۔ قرآنی بیان کے مطابق جب مخالفین صداقت کا ہر زمانہ کے مامور اور مرسل کے ساتھ یہی طریق رہا ہے تو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقابلہ میں اگر علماءِ زمانہ ان ہی طریقوں پر کاربند ہو رہے ہیں تو جس طرح پہلے زمانہ کے مخالف ناکام و نامراد رہے، اس زمانہ کے مخالف بھی ایسا ہی انجام دیکھیں گے۔ جماعت احمدیہ کی ۸۵ سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ جس قدر زیادہ مخالفت ہوئی اس سے بڑھ کر جماعت کو وسعت اور ترقی حاصل ہوئی۔ احمدیت کی مخالفت اس کی ترقی کے لئے گویا کھاد کا کام دے گئی۔ پس مکہ میں جمع ہو کر علماء کا احمدیت کی مخالفت میں قرار داد پاس کر دینا، نتیجۃً احمدیت کی عظیم الشان ترقی اور سربلندی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اصل بات تو یہ ہے کہ اسلام کی منصوبہ بند طریق سے عالمگیر تبلیغ اور قرآن کریم کے تراجم کی وسیع سے وسیع تر اشاعت میں جماعت احمدیہ دن بدن جو زبردست کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ اور ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا جو وسیع عملی پروگرام اس جماعت کے سامنے ہے اس کو دیکھ کر یہ بے عمل علماء نہایت درجہ بوکھلا گئے ہیں۔ اور اسی بوکھلاہٹ کے سبب اس وقت وہ اپنے روایتی اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے ہیں۔ چنانچہ احمدیت کی زبردست عالمگیر کامیابیوں کو ملمع سازی اور وسوسہ اندازی کے رنگ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرہ بتا کر اپنے مذموم عزائم کو منصوبہ کی صورت میں پیش کرنا اسی کا شاخسانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرار داد کی مذکورہ عبارت کو بنیاد بنا کر اور اپنی طرف سے ایسی رنگ آمیزی کر کے کہا گیا ہے کہ:-

"کانفرنس اس خطرے کے مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل قرار داد پاس کرتی ہے:-

(۱) ہر اسلامی تنظیم، قادیانی سرگرمیوں کو جہاں بھی وہ سرگرم عمل ہیں روکے، ان کی حقیقت سے پردہ اٹھائے۔ اور دُنیا کو اُن سے واقف کرائے تاکہ لوگ ان کے جال میں نہ پھنسنے پائیں۔

(۲) کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ یہ طبقہ کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے۔

(۳) قادیانیوں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ ان کا اقتصادی، سماجی اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے شادی بیاہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔ ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار سے کیا جاتا ہے۔

(۴) تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ اور اُن کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں۔ اور اُن کو گورنمنٹ میں اہم مناصب اور عہدوں پر فائز نہ ہونے دیں۔

(۵) قرآن کریم میں قادیانیوں نے جو تحریف کی ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بدر) اس کے فوٹو شائع کئے جائیں۔ قرآن کے قادیانی ترجموں کو تلاش کر کے جمع کیا جائے۔ اور اُن کو پھیلنے سے روکا جائے۔

(۶) ہر وہ طبقہ جو اسلام سے منحرف ہے اس سے قادیانیوں جیسا سلوک کیا جائے۔"

(سہ روزہ الجمعیۃ ۲۹ اپریل ۷۴ء صفحہ ۱)

یہ ہے وہ چھ نکاتی منصوبہ جسے علماء کی بین الاقوامی خفیہ سازشوں کے بعد آخری شکل دے کر اسلام کی بہت بڑی خدمت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

کاش! اس موقعہ پر علماء کو سورۃ مجادلہ کی اس آیت کریمہ پر غور و فکر کرنے کی توفیق ملتی جس میں ایسی ہی کارروائیوں کو عظیم گناہ قرار دیتے ہوئے ہر سچے مسلمان کو کنارہ کش رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور صاف کہا گیا ہے کہ:-

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا
عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ
وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ
فِيْ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ
يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (آیت ۹)

(ترجمہ) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ سازشوں سے منع کیا گیا تھا۔ پھر بھی وہ اس ممنوع چیز کی طرف لوٹتے ہی رہتے ہیں۔ اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتوں کے متعلق مشورہ کرتے ہیں۔ اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ایسے لفظوں میں دُعا دیتے ہیں جن لفظوں میں خدا نے دُعا نہیں دی۔ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ کیوں اللہ ہمارے منافقانہ قول کی وجہ سے ہمیں عذاب نہیں دیتا۔ جہنم ان لوگوں کے لئے کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے افتتاحی و اختتامی خطاب

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں احباب جماعت کے وعدے ۹ کروڑ ۴ ۵ لاکھ سے تجاوز کر چکے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

خدا کے فضل سے بتاریخ ۲۹، ۳۰، ۳۱، امان (مارچ) کو ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت ایوانِ محمود کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ تینوں روز سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔ اور حاضرین کو ایمان افروز خطابات سے نوازا۔ افتتاحی خطاب میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور تائید و نصرت کے نشانوں پر اس کی حمد کرتے اور شکر بجالاتے ہوئے نمائندگانِ شوریٰ کو یہ خوشخبری سنائی کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں مخلص و فدائی اور ایثار پیشہ احبابِ جماعت کے وعدے ۹ کروڑ ۴ ۵ لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر چکے ہیں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کی تفصیلات اور اس کے نتیجہ میں اشاعت و غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے مجوزہ انتظامات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو بکثرت اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے اور اس کی جناب میں سجداتِ شکر بجالانے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دُعا

حضور ایدہ اللہ ۴ بجے سہ پہر ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ نمائندگانِ کرام نے جو ملک کے طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے تھے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت کیا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نہایت پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان شریک ہوئے۔ دُعا کے بعد حضور نے نمائندگانِ کرام کو ایک نہایت ہی ایمان افروز اور رُوح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے احبابِ جماعت کے سامنے اشاعت و غلبۂ اسلام کے کام کو مزید وسعت دینے کی غرض سے بتائید و توفیقِ الٰہی ایک بڑا منصوبہ رکھا تھا جو صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے نام سے موسوم ہے ابتداءً اس کے لئے میں نے اڑھائی کروڑ روپے کی تحریک کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو پانچ کروڑ روپے دینے کی توفیق عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور احبابِ جماعت نے اخلاص و فدائیت کے جذبہ کے ماتحت وعدے پیش کرنے شروع کئے۔ جن کا سلسلہ اس وقت سے مسلسل جاری ہے۔ ابھی دو اڑھائی گھنٹہ قبل میں نے خطبۂ جمعہ میں احباب کو بتایا تھا کہ اس فنڈ میں ۹ کروڑ بیس لاکھ روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ چونکہ وعدے موصول ہونے کا سلسلہ برابر جاری ہے سو میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کے جذبات سے معمور ہو کر احباب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب وعدوں کی کُل میزان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۸ ہزار چھ سو نو روپے ہو چکی ہے۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ نو کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۸ ہزار چھ صد نو روپے کے وعدوں میں بیرونی ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے وعدے بقدر ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ ۴۵ ہزار چار صد ستاون روپے ہیں اور پاکستانی جماعتوں کے وعدوں کی مقدار ۵ کروڑ ۴۲ لاکھ تین ہزار ایک سو باون روپے بنتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس وقت پچاس ممالک ایسے ہیں جن میں احمدی بستے ہیں۔ اور ان میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ اُن میں سے ابھی بیس ممالک کی جماعتوں کے وعدے موصول ہونے باقی ہیں۔ چنانچہ وعدے ابھی موصول ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز وعدوں کی مقدار ۹ کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۸ ہزار چھ سو سے بھی تجاوز کر جائے گی۔ حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں میں سے سب سے اچھا نمونہ انگلستان کی جماعت نے دکھایا ہے۔ انگلستان کے احباب کے وعدے اڑھائی کروڑ روپے تک پہنچ چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی فضلوں اور تائید و نصرت کے ان درخشندہ نشانوں پر ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم حمد کے جذبات سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں۔ اور حمد اور عزم کے ساتھ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

بعد ازاں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کی تفصیلات اور اشاعت و غلبۂ اسلام کی مہم کو وسیع تر اور تیز تر کرنے کے مجوزہ انتظامات پر بہت ایمان افروز انداز میں روشنی ڈالی اور اس ضمن میں احبابِ جماعت کو اُن اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا اس عظیم منصوبے کے انتظامی اُمور پر غور کرنے کے لئے بارہ ارکان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے گی جو چار علماء، چار بزرگ اصحاب، اور چار مخلص و ایثار پیشہ نوجوانوں پر مشتمل ہو گی۔ حضور کا یہ بصیرت افروز اور رُوح پرور خطاب دو گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

افتتاحی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نمائندگانِ کرام کے مشورہ سے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور مخلوط تعلیم کے مسئلہ پر غور کے لئے دو خصوصی سب کمیٹیوں کے علاوہ ایجنڈے پر غور کے لئے دو عمومی سب کمیٹیوں کے تقرر کی منظوری مرحمت فرمائی۔ اس طرح مجموعی طور پر چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے وقت حضور کے ارشاد پر علی الترتیب محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور اور محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھ کر کام میں ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اس طرح درج ذیل سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا:-

(۱) سب کمیٹی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی۔

اراکین:- محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی۔ محترم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر۔ محترم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد ربوہ۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ربوہ۔ محترم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب سرگودھا۔ اور محترم میاں غلام احمد صاحب۔ لائلپور۔

صدر: محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔

سیکرٹری: محترم چوہدری حمید اللہ صاحب۔

(۲) سب کمیٹی برائے مسئلہ مخلوط تعلیم۔

(۳) سب کمیٹی بیت المال۔

(۴) سب کمیٹی تحریک جدید و وقفِ جدید۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد ۷½ بجے شام افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دُوسرے دن کا پہلا اجلاس

۳۰؍امان (مارچ)۔ صبح پونے نو بجے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ حضور کے ہال میں رونق افروز ہونے پر جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا والہانہ خیر مقدم کیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعت سرگودھا نے کی۔ اس کے بعد حضور نے

حاضرین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔ دُعا کے بعد حضور کے ارشاد پر سالِ گزشتہ کی مشاورت کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹیں پڑھ کر سُنائی گئیں۔ یہ رپورٹیں محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد سیکرٹری مجلسِ مشاورت۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے پڑھیں بعدہٗ محترم سیکرٹری صاحب مجلسِ مشاورت نے اضافہ جات بجٹ دورانِ سال کی تفصیل پیش کی۔ اور پھر وہ تجاویز پڑھ کر سُنائیں جو شوریٰ میں پیش ہونے کے لئے موصول ہوئیں۔ مگر مختلف وجوہ کی بناء پر انہیں ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے فاؤنڈیشن کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سُنائی اور بتایا کہ اس وقت تک فاؤنڈیشن کی طرف سے حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے محبوب دینی مقاصد و مشاغل کی تعمیل کے لئے کام کیا جاچکا ہے۔ اور آئندہ کے لئے کونسے منصوبے زیرِ تعمیل ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت مرکز سلسلہ میں بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کے لئے جدید وضع کا ایک گیسٹ ہاؤس زیرِ تعمیر ہے جس میں بیک وقت ایک صد مہمانوں کی گنجائش ہے۔

اس کے بعد گزشتہ سال کی قائم کردہ ایک سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ۔ اس کے صدر مکرم چوہدری انور حسین نصر اللہ خان صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔ اور بتایا کہ اس کمیٹی نے زراعت کے میدان میں زمینداروں کی بہتری کے لئے کیا کارروائی کی۔

اس رپورٹ کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی زمینداروں کو نہایت مؤثر رنگ میں یہ تلقین فرمائی کہ وہ زراعت کے میدان میں کئے گئے نئے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھا کر اپنی آمدنیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا۔ ہر احمدی زمیندار کو مثالی زمیندار بننا چاہیئے۔ اسے ہر ممکن تدبیر سے کام لینا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی عارفانہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید بھی اسے حاصل ہو۔ اور وہ ہر میدان میں سب سے آگے نکل جائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی رپورٹ پیش کی۔ اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے وقفِ عارضی کے متعلق اس سال کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ اور احباب کو تحریک کی کہ وہ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے اور لوگوں کو قرآنی انوار سے منور کرنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد مختلف نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور متفقہ طور پر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ آمد و خرچ کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ تحریک جدید کا بجٹ ۱،۳۸،۶۰،۷۰۰ روپے پر مشتمل تھا۔ اور وقفِ جدید کا بجٹ ۴،۵۰،۰۰۰ روپے کا تھا۔

اس کے بعد سب کمیٹی صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے پڑھ کر سُنائی۔ مختلف نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور سب کمیٹی کی تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا میزانیہ آمد و خرچ بابت سال ۱۹۷۴ء - ۱۹۷۵ء پیش ہوا۔ چند نمائندگان نے تقاریر فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک بجے بعد دوپہر اس اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

دُوسرا اجلاس

آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال ایوانِ محمود میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت کے دوسرے دن کا دُوسرا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہُوا۔ حضور ہال میں تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔

کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد حضور نے محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب سے ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم مرزا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے۔

نمائندگان نے متفقہ طور پر میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کو سب کمیٹی کی سفارش کے ساتھ منظور کرنے کی سفارش کی۔ یہ میزانیہ ۵۷،۵۴،۴۰۵ روپے پر مشتمل تھا۔

ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم نسیم سیفی صاحب (وکیل التعلیم) سیکرٹری سب کمیٹی برائے مسئلہ مخلوط تعلیم نے اس سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد نمائندگان مجلسِ مشاورت کو اس رپورٹ کے متعلق عام بحث میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ تقریباً ۱۸ احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

بحث کے دَوران حضور کے ارشاد پر مکرم نسیم سیفی صاحب نے مخلوط تعلیم کی وجہ سے پیش آمدہ مشکلات کے متعلق یورپ کے بعض مبلّغینِ اسلام اور ایک نومسلم مسٹر عبد السلام میڈلین صاحب کے تأثرات پڑھ کر سُنائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد صدر شعبہ کیمیا تعلیم الاسلام کالج ربوہ پر مشتمل سب کمیٹی کی رپورٹ بھی پڑھ کر سُنائی۔

عام بحث کے اختتام پر حضور نے فرمایا دوستوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ بھی سن لی ہے۔ اور نمائندگانِ شوریٰ کی آراء بھی۔ اگر سب کمیٹی کی رپورٹ اور حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد اور میری گزشتہ ہدایات میں کوئی فرق نہیں تو نئی تجویز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور اگر کوئی فرق ہے تو اس کی وضاحت ضروری تھی۔ حضور نے فرمایا کہ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ اور مکرم نسیم سیفی صاحب (سیکرٹری سب کمیٹی) آج رات اس پر دوبارہ غور کر کے صبح رپورٹ پیش کریں۔ مَیں نے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کا نام اس لئے تجویز کیا ہے کہ اُن کے پاس حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات اور میری ہدایات کے حوالے موجود ہیں۔

نیز فرمایا مَیں آج رات دُعا کروں گا اور کل کے اجلاس میں انشاء اللہ اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

اس کے بعد حضور نے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اختتامی اجلاس

ربوہ ۳۱ مارچ۔ حضور پونے نو بجے صبح ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ جملہ حاضرینِ مجلس نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہُوا۔ جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔

مخلوط تعلیم کی ممانعت کے متعلق اہم ارشادات

سب سے پہلے مخلوط تعلیم کے مسئلہ کے متعلق سب کمیٹی کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ مخلوط تعلیم کی ممانعت کے متعلق جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات اور میری ہدایات پر عمل کیا جارہا ہے۔ اگر بعض جگہوں پر اس میں کوتاہی برتی جارہی ہے تو وہاں بھی کوشش کی جائے کہ ان پر پُوری طرح عمل کیا جائے۔ مخلوط تعلیم کی ممانعت کے متعلق صرف اخبار میں اعلان کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ملک کے جو شہر تعلیم کے مراکز بن گئے ہیں وہاں احباب جماعت خوب چوکس ہو کر اپنی بچیوں کی نگرانی کریں۔ مراکزِ تعلیم سے بیدار اور فعّال رابطہ قائم کیا جائے۔ تین آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں ایک تو خود مقامی امیر ہوں۔ اور دو اَور مستعد ممبر ہوں۔ یہ دونوں ممبر ایسے ہونے چاہئیں جن کے پاس جماعت کا اور کوئی کام نہ ہو۔ وہ اس کام کے اہل بھی ہوں۔ اور اس کے لئے وقت بھی دے سکیں۔

حضور نے فرمایا مخلوط تعلیم کو روکنے کے لئے اس وقت کسی نئی تجویز کی ضرورت نہیں ہے میرے نزدیک حالات ایسے نہیں بدلے کہ کسی نئی تجویز کی ضرورت ہو۔ پہلی ہدایات پر ہی پُوری طرح عمل ہونا چاہیئے۔ اگر کسی وقت حالات بدل گئے تو خلیفۂ وقت اسلامی تعلیم کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے پہلے فیصلہ میں مناسب تبدیلی کر سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک ہمارے اپنے ملک کا سوال ہے یہاں پر میٹرک تک مخلوط تعلیم کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوائے ایک آدھ شہر کے بی۔ اے تک بھی مخلوط تعلیم کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ بی۔ ایس سی میں حالات ذرا مختلف ہیں۔ لاہور اور لائل پور میں اس میں بھی علیحدہ زنانہ تعلیم کا انتظام موجود ہے۔ مگر ایم۔ اے، ایم۔ ایس سی کے بعض مضامین ایسے ہیں جن کے لئے زنانہ تعلیم کا کالجوں میں انتظام موجود نہیں۔ لیکن ان مضامین میں اس حد تک تعلیم حاصل کرنا ہماری عام بچیوں کے لئے ہرگز ضروری نہیں ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے۔ یا ایم۔ ایس سی کرنے کی اجازت صرف ایسی صورت میں دی جا سکتی ہے، جب قوم یا جماعت کو اس کی ضرورت ہو۔

اس سلسلہ میں حضور نے مزید فرمایا، البتہ بعض مضامین ایسے ہیں جن میں لڑکیوں کی تعلیم کی ضرورت ہے۔ مثلاً پروفیشنل تعلیم میں سے نرسنگ ہے۔ اس کی ضرورت ہے۔ پھر ہمیں لیڈی ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت جو مسئلہ نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو غیر معمولی طور پر ذہین بچے دیئے ہیں۔ وہ اس کا احسان ہے۔ ہر لڑکی جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت

میں GENIUS بنا کر پیدا کیا ہے۔ اور اس کی قوتیں اور صلاحیتیں غیر معمولی طور پر دوسری بچیوں سے زیادہ ہیں۔ ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم نے بہرحال اس کی ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔ کیونکہ ان صلاحیتوں کی پوری نشو ونما کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ ورنہ ہمارا عمل غیر صالحانہ ہوگا۔ GENIUS بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کا ہمیں بہرحال انتظام کرنا پڑے گا۔ حضور نے فرمایا اعلیٰ تعلیم کے لئے کسی کالج میں داخل ہونا یا کالج کی سوشل زندگی میں حصہ لینا ضروری نہیں۔ مختلف ممالک میں حصولِ تعلیم کا ذریعہ صرف کالج ہی نہیں بلکہ ان میں اس کے لئے بعض اور ذرائع بھی اختیار کئے جاتے ہیں مثلاً کورسپانڈنس کا طریق ہے۔ کوچنگ پے انگ۔ گیسٹ اور ٹیوشن کا طریق ہے۔ ہمارے ملک میں بھی طلبہ کا معتد بہ حصہ کالج میں بہت کم تعلیم حاصل کرتا ہے۔ بیشتر حصہ وہ تعلیم کا یہاں بھی کوچنگ اور ٹیوشن کے ذریعہ پورا کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ایسا انتظام کر کے اپنی بچیوں کی تعلیمی نشو ونما کا انتظام نہ کر سکیں۔ اس کے لئے ہمیں ریسرچ کرنی پڑے گی بنٹرز بنانے ہوں گے۔

حضور نے خطاب کے آخر میں فرمایا،

اگر ہمیں اپنی بچیوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی نشو ونما کرنا ہے۔ تو پھر اس کے لئے بہرحال کوئی نہ کوئی انتظام کرنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے خرچ بھی کرنا پڑے گا۔ فی الحال میں اس کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں سے دس لاکھ روپے کی رقم منظور کرتا ہوں اس کے بعد جس قدر رقم کی ضرورت ہوئی وہ بھی مہیا کی جائے گی۔ میں محترم قاضی محمد اسلم صاحب کو اس کام کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ وہ چار پانچ مستعد اور چوکس آدمی اپنے ساتھ لگا لیں۔ بیرونی ممالک سے خط وکتابت کریں۔ سوچیں۔ دعائیں کریں۔ مجھ سے مشورہ کریں۔ اور کوئی نیا اور انقلابی طریق تعلیم تجویز کریں۔

احمدیہ جوبلی کی منصوبہ بندی کمیٹی کی سفارشات

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلے میں منصوبہ بندی سے متعلق سب کمیٹی کی ابتدائی سفارشات پیش کیں۔ ان سفارشات میں مرکز میں عربی۔ فرانسیسی۔ اور سپینش زبانوں کے سکھانے کا انتظام سورۂ فاتحہ کی مختصر تفسیر ۲۲ زبانوں میں تراجم قرآن کریم۔ یورپ اور امریکہ میں مضبوط تبلیغی مراکز۔ مساجد کی تعمیر۔ سَو زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر کی اشاعت پانچ لاکھ افراد کے بیٹھنے کے لئے مرکز میں سٹیڈیم کی تعمیر۔ اور اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں دیگر بہت سی اہم تجاویز شامل ہیں۔ سب کمیٹی نے تفصیلی تجاویز کے لئے ایک سوالنامہ بھی مرتب کر کے جماعتوں اور دیگر موزوں احباب کو بھجوانے کی سفارش کی ہے۔ سفارشات پیش ہونے پر قریباً ۲۰ احباب نے حضور کی اجازت سے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

نمائندگان کی تقاریر کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ سر دست سب کمیٹی کی سفارشات فوری اور ابتدائی نوعیت کی ہیں۔ کمیٹی کے اجلاس ہر پندرہ روز کے بعد (جب تک ضرورت محسوس ہو) جاری رہیں گے۔ جو دوست یا جماعتیں اس سلسلے میں تجاویز بھجوانا چاہیں وہ مئی ۱۹۷۴ء کی آخری تاریخ تک بھجوا دیں۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضور نے آخری زمانہ میں شیطان کے ساتھ ایک روحانی جنگ کرنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے عالمگیر منصوبہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت کے احباب کو تسبیح و تحمید۔ روزوں۔ درود شریف کے ورد اور نوافل کی تحریک پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی تا وہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں؛ رحمتوں اور فضلوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹ سکیں۔

اس بصیرت افروز اختتامی خطاب، کے بعد حضور نے لمبی اور غیر معمولی طور پر پُر سوز اور رقت سے معمور اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت بڑی خیر و برکت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر محترم بابو عبدالرزاق صاحب بعارضہ فالج ایک عرصہ سے فریش ہیں۔ موصوف کا وجود جماعتِ احمدیہ گونڈہ (یو۔پی) کے لئے بہت مفید ہے۔ ان کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے سلسلہ میں

نفلی عبادت اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۶ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احبابِ جماعت، ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک، یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۂ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید۔ درود شریف[1] اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) — رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرہ)

(۲) — اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ایڈیٹر بدر)

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے فرماتے ہیں:-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔ اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں اعمالِ صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔"

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق پیدا ہو اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف میں نماز اور زکوٰۃ کا بار بار ذکر آیا ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی بہت ضروری ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

عیسائی مشنوں کا واضح اعتراف

جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے وسیع پیمانہ پر تقسیم لٹریچر!

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس (تامل ناڈو)

مدراس کے عیسائی مشنوں کی طرف سے مورخہ ۲۹ مارچ تا ۷ اپریل ۱۹۷۴ء کو ہونے والے جلسوں کے متعلق سارے شہر میں وسیع پیمانہ پر اشتہار چسپاں کئے ہوئے دیکھنے میں آتے۔ ان جلسوں کو ایک یونانی عیسائی پادری مسٹر Rev. Christpanes مخاطب کرنے والے تھے۔ چنانچہ یہاں کے S.I.A.A. گراؤنڈ میں زر کثیر خرچ کرتے ہوئے ایک بہت بڑا پنڈال بنایا گیا۔ اس میں روزانہ شام کو ۶ بجے تا ۸ بجے اس GREEK SERVANT OF GOD کی تقریر ہوتی رہی۔

مورخہ ۳۱ مارچ بروز اتوار شام کو جماعت احمدیہ کی طرف سے یہاں لٹریچر تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس کی زیر قیادت خدام مندرجہ ذیل لٹریچر ہزاروں کی تعداد میں لے کر جلسہ گاہ کی طرف گئے۔

(۱) حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے متعلق جدید انکشافات۔ (انگریزی)

(۲) امن کا پیغام۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لندن کی تقریر (انگریزی)

(۳) یسوع مسیح کون تھے؟ (تامل)

جلسہ گاہ کی دونوں گزرگاہوں کے پاس نظم و نسق کے ساتھ خدام دو حصوں میں کھڑے رہے۔ اس اجتماع میں تعلیم یافتہ عیسائیوں کا ایک بہت بڑا مجمع موجود تھا۔ ان سب کو بہت ہی سلیقہ اور قرینہ سے مذکورہ بالا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اور لوگ بہت شوق سے اور شکریہ کے ساتھ قبول کرتے رہے۔ ایک، ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر ہی اندر ہزاروں کی تعداد میں یہ تمام لٹریچر تقسیم ہو گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں کے ہاتھوں میں ہمارا لٹریچر پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اس کے نتیجہ میں کئی عیسائیوں سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ جن میں ایک Evangelist James ... قابل ذکر ہیں۔ جن سے اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرتے ہوئے گھنٹوں گفتگو کا موقعہ ملا۔ جو بہت دلچسپ اور مؤثر رہا۔

عیسائیو! ہوشیار ہو جاؤ!!

اس اجتماع کے موقع پر ایک عیسائی تنظیم کی طرف سے، عیسائیو! ہوشیار ہو جاؤ! Christians! wake up! Fight against the destroyers of Holy Faith!!! کے زیر عنوان تامل زبان میں ہزاروں کی تعداد میں ایک کتابچہ تقسیم کیا گیا۔ اس میں نہایت واضح رنگ میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ بائیبل میں بہت ساری تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اور اب یہ کتاب انسانی دست بُرد سے پاک نہیں ہے۔

چنانچہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے اس پمفلٹ کے بعض حصوں کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:—

یہ پمفلٹ یوں شروع ہوتا ہے:—

"کتاب مقدس (بائیبل) جھوٹ نہیں بولتی۔ اس لئے کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ اور اس کے بارہ میں کتاب استثنا (باب ۴ آیت ۲ میں یوں مذکور ہے۔

"جس بات کا میں تم کو حکم دیتا ہوں اس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ کچھ گھٹانا۔ تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام کو جو میں تم کو بتاتا ہوں مان سکو۔"

اسی طرح مکاشفہ ۲۲ ویں باب ۱۸، ۱۹ آیتوں میں مرقوم ہے:—

"میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا۔"

اس کے بالمقابل اس آخری زمانہ میں کلیساؤں کی کیا حالت ہے؟ ابتدائی کلیساؤں میں جو ایمان و یقین اور تقویٰ و طہارت اور پاکیزہ زندگی نظر آ رہی تھی، کیا وہ آج ہے؟ آج وہ زمانہ نظر آ رہا ہے جس کے متعلق کتاب لوقا ۱۸ : ۸ کہتی ہے:—

"جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟"

اس ضلالت کن زمانہ میں مقدس کتابوں کی ہر طرف تحریف اور ردّ و بدل کیا جا رہا ہے۔ اسی زمانہ کے متعلق تھمتھیس ۲ - ۳ : ۱-٦ میں یوں درج ہے:—

"یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی خود غرض۔ زردوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے۔ مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے۔"

ان حوالوں کے مطابق اس خطرناک زمانہ میں کئی باتیں شیطان کے اشاروں اور اس کی دھوکہ بازیوں کے ذریعہ رُونما ہو رہی ہیں ......

مقدس کتاب کی کئی آیتوں کو ردّ و بدل کیا گیا۔ کئی مسیحی آیتوں کو بالکل ہی نکال دیا گیا۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ یہ سب باتیں شیطان کے اشاروں سے عمل میں آئی ہیں۔"

مذکورہ پمفلٹ میں اس کے بعد ۲۵ آیتیں درج کی گئی ہیں جو بائیبل کی جدید اشاعتوں سے نکال دی گئی ہیں۔ پمفلٹ میں آگے لکھا گیا ہے کہ:—

"نہ صرف یہ بلکہ جس طرح ایک زندہ انسان کے مختلف اعضاء کاٹ کر اُسے مثلہ بنایا جاتا ہے اسی طرح کئی آیتوں کو مختلف جگہوں سے کانٹ چھانٹ کر مثلہ بنا دیا گیا ہے۔"

اس کتابچہ میں ۲۹ ایسی آیتیں درج کی گئی ہیں جن میں تحریف اور تبدیلی کی گئی تھی۔ آگے لکھتا ہے:—

"مقدس کتابوں میں کی گئی تبدیلیوں اور دیگر تحریف کے بارے میں صرف چند مثالیں ہی اوپر دی گئی ہیں۔ ورنہ اگر ساری کتاب مقدس میں پائے جانے والے ردّ و بدل۔ کتر و بیونت۔ تبدیلی۔ تحریف اور اضافہ کی گئی باتوں کو درج کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب ہی بن سکتی ہے۔ یہ تمام باتیں بتاتی ہیں کہ یہ زمانہ دجال (Anti Christ) کی سخت گیر حکومت کا زمانہ ہے۔ چنانچہ ایک جگہ کتاب مقدس کہتی ہے:—

"خداوند کا دن آن پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے۔ اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا۔ کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو۔ اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند (دجال Anti Christ) ظاہر نہ ہو۔"

(تھسلنیکیوں ۲: ۳، ۴)

اس پمفلٹ کے پڑھنے کے بعد موجودہ عیسائیت کا کھوکھلا پن اور اس کے بالمقابل اسلام کی حقانیت اور صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک طرف کتاب مقدس میں کی گئی دست درازیوں اور تحریف و تبدیل کا خود عیسائیوں کو اعتراف ہے۔ تو دوسری طرف قرآن کریم جو عالم انسانیت کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات اور کامل و ابدی شریعت ہے، کی شان و عظمت نظر آتی ہے۔

آج سے چودہ سو سال قبل جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کتاب نازل ہوئی تھی۔ بعینہٖ بالکل اسی طرح ایک حرف یا شوشہ میں تبدیلی کے بغیر آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ اور رہتی دُنیا تک یہ مقدس کتاب قرآن مجید ہر قسم کی انسانی خورد برد اور ردّ و بدل سے پاک رہے گی۔

مذکورہ پمفلٹ میں موجودہ زمانہ کے بارہ میں جو باتیں انجیل کے حوالوں سے بتائی گئی ہیں وہ بعینہٖ وہی علامتیں ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی علامات کے طور پر بتائی جاتی ہیں۔ جب یہ تمام علامتیں پوری ہو چکیں اور ہوتی آ رہی ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنے وعدوں کو پورا فرمایا۔ کاش! بائیبل میں تحریف کا رونا رونے والے عیسائی ... سمجھ جائیں!!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا دورہ اڑیسہ

خوردہ ٹاؤن میں تبلیغی و تربیتی جلسہ

(از مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ))

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور علماءِ کرام کی تشریف آوری پر جلسہ سالانہ کیرنگ کے بعد جماعت احمدیہ کیرنگ اور مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب سابق پراونشل امیر نیم خوردہ کے مشورہ سے طے پایا کہ وفد کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خوردہ ٹاؤن میں بھی ایک پبلک جلسہ کروایا جائے۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ خوردہ ٹاؤن کے علاوہ اطراف کے دیہاتوں میں جلسہ کا اعلان کروا دیا گیا۔ اور سرکاری افسران۔ کالج کے پروفیسران۔ وکلاء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو طبع شدہ دعوتی خطوط ارسال کئے گئے۔ صدارت کے لئے S.D.M. صاحب سے مل کر درخواست کی گئی۔ جسے آپ نے باوجود معروف ہونے کے قبول فرما لیا۔

مورخہ ۳ر اپریل شب ۸ بجے محترم S.D.M. صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہوئی جو عزیزم منور احمد صاحب نے کی۔ اور نظم عزیزم [illegible] احمد صاحب نے پڑھی اس کے بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے مامورین کی بعثت کی غرض پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ فاضل مقرر نے قرآن کریم وید۔ اور بھاگوت گیتا سے یہ ثابت کیا کہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے عین وقت پر ایک برگزیدہ انسان کو بھیجا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس جماعت میں شامل ہو کر بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔

اس کے بعد خوردہ کے گیتا بھون کے صدر اور سابق ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی اڑیہ زبان میں بھاگوت گیتا سے ثابت کیا کہ ہر زمانہ میں خدا کے پیارے آیا کرتے ہیں۔

تیسری تقریر محترم مولانا عبد الحق صاحب فاضل نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر کی۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ مقرر موصوف نے مختلف مذاہب میں آخری زمانہ کے مصلح سے متعلق پیشگوئیوں کو تفصیل سے بیان کر کے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ اور بتایا کہ آپ ہی موجودہ زمانہ کے مصلح اور موعود اقوام عالم ہیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے انسان کی پیدائش کی غرض پر قرآنِ مجید کی روشنی میں ایک مبسوط خطاب فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے وقت کے مامور پر ایمان لا کر خدا تعالےٰ کے نام کو روشن کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خوردہ کے ایک معزز ہندو دوست نے مقررین کی تقریروں کو ٹیپ ریکارڈ کروایا جو کہ ریڈیو پر بھی دوسرے روز نشر کی گئیں۔

اس کے بعد صدرِ جلسہ نے مختصر الفاظ میں فرمایا کہ ان وِدوانوں کے سامنے میری کوئی حیثیت ہی نہیں۔ میری وہ زبان نہیں کہ میں ان وِدوانوں کا شکریہ ادا کر دوں۔ یہ جماعت احمدیہ کی مہربانی ہے کہ انہوں نے مجھے کرسیٔ صدارت پر بٹھایا۔ اس قسم کے جلسے اگر بار بار ہوں تو ہم لوگ [illegible] راہِ راست پر چل سکتے ہیں۔

آخر میں عزیزم سید تنویر احمد بی۔اے نے شکریہ ادا کیا۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض خاکسار نے سر انجام دیئے۔ ہمارا یہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ شب دس بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کیرنگ (اڑیسہ) کا جلسہ سالانہ

امسال لجنہ اماء اللہ کیرنگ کا جلسہ سالانہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ یکم اپریل شب آٹھ بجے منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سر انجام دیئے۔ تلاوتِ کلام پاک محترمہ سیدہ امۃ النعیم بیگم صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ نظم عزیزہ حذیفہ بیگم نے پڑھی۔

اس کے بعد عزیزہ سیدہ امۃ السلام عمر صاحبہ نے حضرت صدر صاحبہ کی خدمت میں سپاس نامہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے "اسلام میں عورتوں کا نظام" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ پھر عزیزہ امۃ الودود صاحبہ نے سورۂ بقرہ کی سترہ آیات مع ترجمہ زبانی سنائیں۔ محترمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ نے "سیرۃ المصلح الموعودؓ" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ عزیزہ نعیمہ بیگم نے نظم پڑھی۔ پھر عزیزہ زاہدہ صاحبہ نے "سیرۃ حضرت خدیجۃ الکبریٰ" کے عنوان پر تقریر کی۔ نماز باترجمہ جمیلہ بی بی صاحبہ نے زبانی سنائی بعدہٗ عزیزہ سیدہ امۃ السلام عمر صاحبہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بطور انسانِ کامل" کے موضوع پر تقریر کی۔ "سیرت حضرت ام المومنینؓ" کے موضوع پر محترمہ حذیفہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ بعدہٗ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ نے "سیرت آنحضرت صلعم" کے موضوع پر تقریر کی۔ "آنحضور صلعم کی آمد کی غرض" کے موضوع پر محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ اسی طرح دو اور تقریریں محترمہ ہاجرہ بانو اور فاطمہ بی بی صاحبہ نے کیں۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے ایک ایمان افروز تقریر کے ذریعہ مستورات کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض، صحابیات کا نمونہ، خلافت کی برکات، حضور کی تحریکات پر عمل کرنا۔ نئی تحریک احمدیہ جوبلی کے متعلق مالی قربانی۔ نفلی عبادات پر عمل کرنا لجنہ اماء اللہ کی تنظیم۔ عہدیداران کے ساتھ تعاون سے کام کرنے کی ہدایت، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے رہنا۔ اور قرآن شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ بفضلہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ کیرنگ پہلے سے ترقی پر ہے۔ اور فرمایا بالخصوص تربیتِ اولاد پر زور دیں۔ اور بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں۔ اس جلسہ میں کافی تعداد میں دیگر احمدی جماعتوں سے بھی مستورات آئی ہوئی تھیں۔ اور خاموشی کے ساتھ کارروائی کو سنتی رہیں۔

آخر میں کیرنگ کی لجنات و ناصرات کے امتحان میں کامیاب ہونے والیوں کو اپنے دست مبارک سے سندات دیں۔ صدر صاحبہ نے دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: حلیمہ بی بی
صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ

لجنہ اماء اللہ بھُبنیشور کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۱ر اپریل [illegible] لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور کا ایک خصوصی اجلاس حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی بابرکت آمد پر محترمہ سیدہ [illegible] صاحبہ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ [illegible] صدارت [illegible] فرائض محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے سر انجام دیئے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ [illegible] خاتون صاحبہ نے تلاوت [illegible] کیا۔ بعدہٗ خاکسارہ نے تمام حاضرین [illegible] عہد دہرایا۔ بعدہٗ نظم [illegible] دعاؤں میں یاد رکھنا [illegible] امۃ القدوس [illegible] نے پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ سیدہ منصورہ خاتون صاحبہ نے زیر عنوان "[illegible] علیہ السلام"

تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزات شہناز سلطانہ۔ امۃ النعیم اور امۃ التسلیم نے یکے بعد دیگرے نظمیں پڑھیں۔ بالآخر خاکسارہ نے حضرت سیدہ آپا جان صدر لجنہ بھارت کی آمد پر مقامی لجنہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں سپاس نامہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام حاضرین سے تقریباً ایک گھنٹہ تک ایک مدلل اور پُرمعارف خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے خلافت کی برکات۔ خلیفۂ وقت سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کی اطاعت۔ حضور کی تحریکات پر عمل کرنے اور خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے پر زور دیا۔ اور نئی نسل کو قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خلافت سے وہی مستفیض ہوں گے جو خلیفۂ وقت کی اطاعت اور اس کے ہر حکم پر عمل درآمد کریں گے۔ خلیفۂ وقت کی تعلیم پر عمل کرنے والے دین اور دنیا میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ خلیفہ کی اطاعت حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں تفصیلی رنگ میں بتلایا کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ عظیم الشان منصوبہ کامیاب ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانی دینی ہوگی۔ اور حضور کے فرمان کے مطابق نفلی عبادات، روزہ۔ نوافل اور دعاؤں پر زور دینا ہے۔ اور دعائیں کرنی ہیں کہ حضور کی یہ سکیم کامیاب ہو۔ اور قرآن کریم کی اشاعت دنیا کے کونے کونے میں ہو جائے اور قرآن مجید کے ذریعہ دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہو جائے۔ احمدیت دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت قائم ہو۔ اور اس زندہ کتاب کی تعلیم پر عمل کر کے دُنیا جو اس وقت امن کی تلاش میں ہے امن قائم کر سکے۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں مقامی لجنہ کو ازسر نو قائم کرنے کی تاکید کی۔ اور پھر دُعا کرائی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: فریدہ خاتون جنرل سیکرٹری لجنہ بھونیشور

مجلس اطفال الاحمدیہ مدراس کے زیر اہتمام

دلچسپ تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام شام کو پانچ بجے پہلی مرتبہ ایک دلچسپ تقریری مقابلہ ہوا۔ چونکہ یہ تقریب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر منعقد ہوئی اس لئے تمام مقررین نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس جلسہ کی صدارت مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائی۔ ججز (JUDGES) کے فرائض مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت، مکرم محمد رفیق صاحب نائب صدر اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان نے ادا کئے۔

تلاوت قرآن کریم اور اردو و تامل نظموں کے بعد مقابلہ تقاریر شروع ہوا۔ اطفال الاحمدیہ کو دو گروپوں میں یعنی سات سال کی عمر سے ۱۰ سال تک اور گیارہ سال سے ۱۵ سال تک تقسیم کیا گیا تھا۔

سب سے پہلے گروپ نمبر ۱ کا مقابلہ ہوا۔ جس میں سات اطفال نے شرکت کی۔ اس کے بعد دوسرے گروپ کے مقابلہ میں چھ اطفال نے حصہ لیا۔ تمام اطفال نے نہایت شاندار رنگ میں اور پُرجوش انداز میں تقاریر کیں۔ یہ تقاریر اردو۔ انگریزی اور تامل میں ہوئیں۔

منصفین کے متفقہ فیصلہ کے مطابق گروپ نمبر ۱ میں عزیز رفیق احمد نے پہلا انعام اور عزیزہ امۃ الرشید بنت مولوی محمد عمر صاحب نے دوسرا انعام حاصل کیا۔ اور گروپ نمبر ۲ میں عزیز ناصر احمد نے پہلا انعام اور دوسرا انعام عزیز بشیر الدین محمود احمد نے پایا۔ باقی تمام مقررین نے مختلف پہلوؤں پر انعامات حاصل کئے۔

یہ تمام انعامات مکرم حسن ابراہیم صاحب کی خواہش پر انہوں نے اپنی طرف سے دیئے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس مقابلہ کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور مکرم محی الدین علی صاحب نے اپنی تقاریر میں اطفال الاحمدیہ کی ان تقاریر پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ ہم ایک عرصہ سے اس خواہش اور تڑپ میں تھے کہ ہماری جماعت میں تامل زبان کے اچھے مبلغ اور اچھے مقرر پیدا ہوں۔ اب ہمارے دل تشکرِ الٰہی سے لبریز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دلی آرزو اور تمنا کو پورا کر دیا۔ کہ ہمارے بچے انشاء اللہ مستقبلِ قریب میں احمدیت کے روشن ستارے بننے والے ہیں۔

مختلف پہلوؤں پر جماعت کو جو ترقی حاصل ہو رہی ہے اس سے ہمارے دل مسرت اور شادمانی سے پُر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تامل جاننے والے ایک مبلغ اور تامل میں ہماری آواز صوبۂ تامل ناڈو میں پہنچانے کے لئے ایک رسالہ بھی دیا۔

آخر میں مولوی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بڑوں اور بچوں کی ذمہ داریوں اور نظام سلسلہ کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کرنے کے بارے میں توجہ دلائی۔ آپ نے اشراک باللہ، عقوق الوالدین اور قول الزُّور کی تشریح کرتے ہوئے ان موٹے موٹے گناہوں سے پرہیز کرنے کی تاکید کی۔ اور بتایا کہ ہمارے یہ بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی صحیح معنوں میں تعلیم و تربیت کرنا بڑوں کا فرض ہے۔

صدارتی تقریر اور اجتماعی دُعا کے بعد یہ مبارک جلسہ اور دلچسپ تقریب نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم حسن ابراہیم صاحب نے سب کی چائے اور پُرتکلف لوازمات سے تواضع کی۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔ بعض دوستوں نے ساری تقریب کی کارروائی اپنے اپنے ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ کی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب بچوں کو سلسلہ کے سچے، مخلص اور بے لوث خادم اور فضائے احمدیت کے روشن ستارے بنا دے۔ آمین۔ خاکسار: بشارت احمد معتمد مجلس اطفال الاحمدیہ۔ مدراس۔

مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام

جماعت احمدیہ آسنور میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ امان (مارچ)۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ آسنور میں انصار اللہ کا ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں خدام نے بھی شمولیت کی۔ صدارت کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم عبدالسلام صاحب نائک نے کی۔ اور نظم غلام رسول صاحب ریشی نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم عبدالوہاب صاحب نے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھ کر اس کا ترجمہ کیا اور متقی لوگوں کے نشانات کی وضاحت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں تعلق باللہ۔ تقویٰ داری اور اعمالِ صالحہ وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے انصار کو اپنا کام بطریق احسن سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔ پانچ نکاتی پروگرام کی وضاحت کی اور نیک نمونہ بننے کی تحریک کی۔ خلافت سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی بھی تلقین کی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار: شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر)

اِظہارِ تشکّر اور درخواستِ دُعا

الحمدُ للہ ثم الحمدُ للہ کہ میرے ربّ نے میرے پیارے امام کی مبارک دعاؤں، خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کے بزرگ بھائیوں، بہنوں اور محترم درویش بھائیوں کی مخلصانہ دُعاؤں کے صدقہ میں میرے بچے سید نعیم احمد کو سینئر کیمبرج کے امتحان میں نمایاں طور پر فرسٹ ڈویژن سے کامیاب کیا ہے۔ اور الحمد للہ کہ نعیم سلمہٗ نے سائنس کے سبجکٹ میں اپنے اسکول میں ٹوپ (TOP) کیا ہے۔ یہ محض خدائے بزرگ و برتر کا احسانِ عظیم ہے۔ کہ اس نے اپنے پیارے امام اور اپنے پیاروں کی دُعاؤں کی برکتوں سے میرے بچے کو اتنے اعلیٰ نمبروں سے نوازا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ میں اپنے پیارے امام، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امیر اور اپنے درویش بھائیوں اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی گذارش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچے کی اس کامیابی اور آئندہ کامیابیوں کو اس کی صحت اور لمبی عمر کے ساتھ اسلام اور احمدیت اور انسانیت کیلئے مبارک و مسعود بنائے آمین۔ شکرانہ کے طور پر درویش فنڈ میں سو روپیہ بھیج رہی ہوں براہ کرم میری طرف سے ایک سال کے لئے کسی احمدی بھائی یا بہن کے نام اخبار بدر جاری کرا دیں۔ جزاکم اللہ۔ محتاجِ دُعا، عذرا شمیم۔ آرہ۔ بہار۔

کیا پردہ ہماری ترقی میں رُکاوٹ ہے؟

روزنامہ الجمعیۃ دہلی مجریہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء میں مذکورہ عنوان سے محترمہ پروین رضوی صاحبہ کا مضمون قسط وار شائع ہوتا رہا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے موجودہ زمانے کے ماحول کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس مضمون میں پردہ کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ افادۂ احباب کے پیشِ نظر یہ مضمون ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

پردہ ملک کی ترقی میں رکاوٹ ہے یا نہیں؟ اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ پردہ ہے کیا چیز؟ کیونکہ اس کے بغیر ہم اس کی غرض، اس کے فائدے اور اس کے نقصانات کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس کے بعد ہمیں طے کرنا چاہیئے کہ وہ ترقی کیا ہے جسے ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیونکہ اسے ہم طے کئے بغیر یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ اس میں پردہ حائل ہے بھی یا نہیں۔

پردہ عربی زبان کے لفظ حجاب کا لفظی ترجمہ ہے۔ جس چیز کو عربی زبان میں حجاب کہتے ہیں اسی کو فارسی اور اُردو میں پردہ کہتے ہیں۔ حجاب کا لفظ قرآن مجید کی اس آیۃ میں آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں بے تکلف آنے جانے سے منع فرمایا تھا اور حکم دیا تھا کہ اگر گھر کی خواتین سے کوئی چیز مانگنی ہو تو حجاب (پردے) کی اوٹ سے مانگا کرو۔ اسی حکم سے پردے کے احکام اس سلسلہ میں آئے دن سب کے مجموعے کو احکام حجاب و پردے کے احکام کہا جانے لگا۔

پردے کے احکام قرآن مجید کی چوبیسویں اور تیسویں سورت میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں ——— ان میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہیں۔ اپنے حسن وآرائش کی نمائش نہ کرتی پھریں جس طرح زمانۂ جاہلیت کی عورتیں کرتی تھیں۔ گھروں سے باہر نکلیں تو اپنے اوپر چادر ڈال کر نکلیں اور بجنے والے زیور پہن کر نہ نکلیں۔ گھروں کے اندر بھی محرم مردوں اور غیر محرم مردوں کے درمیان امتیاز کریں۔ محرم مردوں اور گھر کے خادموں اور اپنے میل جول کی عورتوں کے سوا کسی کے سامنے زینت کے ساتھ نہ آئیں ———

زینت کے معنی وہی ہیں جو ہماری زبان میں آرائش و زیبائش اور بناؤ سنگھار کے ہیں۔ اس میں خوش نما لباس۔ زیور۔ میک اپ تینوں چیزیں شامل ہیں۔ پھر محرم مردوں کے سامنے بھی عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اپنے گریبان پر اپنے اوڑھنیوں کے آنچل ڈال کر رکھیں اور اپنا ستر چھپائیں۔ گھر کے مَردوں کو ہدایت کی گئی کہ ماں بہنوں کے پاس بھی آئیں تو اجازت لے کر آئیں۔ تاکہ اچانک ان کی نظر ایسی حالت میں نہ پڑے جبکہ وہ جسم کا کوئی حصّہ کھولے ہوئے ہوں ———

یہ احکام ہیں جو قرآن کریم میں دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں کا نام "پردہ" ہے۔ نبی کریم ؐ نے ان کی تشریح فرماتے ہوئے بتایا کہ عورت کا ستر چہرے۔ کلائی کے جوڑ تک، ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کے سوا اس کا سارا جسم ہے۔ جسے باپ اور بھائی تک چھپا کر رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے باریک اور چُست کپڑے نہ پہننے چاہئیں جس کے اندر سے جسم نمایاں ہو۔ نیز آپ ؐ نے محرم مردوں کے سوا کسی اور مرد کے ساتھ تنہا رہنے سے عورتوں کو منع فرمایا۔ آپ نے عورتوں کو اس بات سے بھی منع فرمایا کہ وہ گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلیں۔ مسجد کے اندر نماز باجماعت میں آپ ؐ نے عورتوں اور مردوں کے لئے الگ الگ جگہ مقرر فرما دی تھی ——— اور اس بات کی اجازت نہ تھی کہ عورت مرد سب مل کر ایک صف میں نماز پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ اور سب مرد اس وقت تک بیٹھے رہتے جب تک عورتیں نہ چلی جاتیں۔

یہ احکام جس کا جی چاہے قرآن کی سورہ نور اور سورہ احزاب میں اور حدیث کی مستند کتابوں میں دیکھ سکتا ہے۔ آج جس چیز کو ہم پردہ کہتے ہیں اس میں چاہے عملی طور پر افراط تفریط ہو گئی ہو لیکن اصول اور قاعدے سب جاری کئے تھے۔ اگرچہ میں خدا اور رسُول کا نام لے کر کسی کا مُنہ بند کرنا نہیں چاہتی۔ مگر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتی کہ آج ہمارے اندر یہ آواز اٹھنا کہ "پردہ ہماری ترقی میں رکاوٹ ہے"! ہماری دوزخی ذہنیت کی کھلی علامت ہے۔ یہ آواز خدا اور رسُول ؐ کے خلاف عدمِ اعتماد کا ووٹ ہے۔ اور اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ خدا اور رسول ؐ نے ہماری ترقی کی راہ میں روڑے اٹکا دیئے ہیں۔ اگر ہم واقعی ایسا سمجھتے ہیں تو آخر ہم کیوں خواہ مخواہ مسلمان بنے ہوئے ہیں اور کیوں اس خدا اور رسول ؐ کو ماننے سے انکار نہیں کر دیتے جنہوں نے ہم پر ایسا ظلم کیا ہے؟ اس سوال سے یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا کہ خدا اور رسول ؐ نے پردہ کا حکم ہی نہیں دیا ہے ———

میں ابھی عرض کر چکی ہوں کہ پردہ کس چیز کا نام ہے۔ اور اس کے تفصیلی احکام جس کا جی چاہے قرآنِ مجید اور احادیث کی مستند کتابوں میں نکال کر دیکھ سکتا ہے۔ حدیث کی صحت سے کسی کو انکار ہو تو آخر قرآن کے کھلے احکام کو کہاں چھپائے گا۔

پردے کے احکام جو اسلام نے ہم کو دیئے ہیں ان پر تھوڑا سا بھی غور کیجئے تو سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اُن کے تین بڑے مقصد ہیں ———

اوّل یہ کہ عورتوں اور مردوں کے اخلاق کی حفاظت کی جائے۔ اور اُن خرابیوں کا دروازہ بند کیا جائے جو مخلوط سوسائیٹی میں عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول سے پیدا ہوتی ہیں۔

دوسرے یہ کہ عورتوں اور مردوں کا دائرۂ عمل الگ کیا جائے تاکہ فطرت نے جو فرائض عورت کے سپرد کئے ہیں۔ انہیں وہ اطمینان کے ساتھ انجام دے سکے۔

تیسرے یہ کہ گھر اور خاندان کے نظام کو مضبوط اور محفوظ کیا جائے جس کی اہمیت زندگی کے دوسرے نظاموں سے کم نہیں بلکہ کچھ بڑھ کر ہی ہے۔

پردے کے بغیر جن لوگوں نے گھر اور خاندان کے نظام کو محفوظ کیا ہے انہوں نے عورت کو غلام بنا کر تمام حقوق سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔ اور جنہوں نے عورت کو اس کے حقوق دینے کے ساتھ پردے کی پابندیاں بھی نہیں رکھی ہیں اُن کے ہاں گھر اور خاندان کا نظام بکھر گیا ہے۔ اور روز بروز بکھرتا چلا جا رہا ہے۔

اسلام عورت کو پورے حقوق بھی دیتا ہے اور اس کے ساتھ گھر کے اور خاندان کے نظام کو بھی محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک پردے کے احکام اس کی حفاظت کے لئے موجود

نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

مَیں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ٹھنڈے دل سے ان مقاصد پر غور کریں۔ اخلاق کا مسئلہ کسی کی نگاہ میں اہمیت نہ رکھتا ہو تو اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں مگر جس کی نگاہ میں اس کی کوئی اہمیت ہو تو اسے سوچنا چاہیئے کہ مخلوط سوسائیٹی میں جہاں بن سنور کر عورتیں آزادانہ پھریں وہاں اخلاق بگڑنے سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اور کب تک بچے رہ سکتے ہیں؟

ہمارے اپنے ملک میں یہ صورتِ حال جتنی بڑھتی جا رہی ہے۔ جنسی جرائم بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور ان کی خبریں آپ آئے دِن اخباروں میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ کہنا کہ اُن خرابیوں کا اصل سبب پردہ ہے، جب پردہ نہ رہے گا تو لوگوں کا دِل عورتوں سے بھر جائے گا بالکل غلط ہے۔ جہاں پوری بے پردگی تھی وہاں کے دِل نہ بھرے اور اُن کی خواہشات کے تقاضوں نے عُریانی تک نوبت پہونچائی۔ اور اب جنسی آوارگی کے کھلے لائسنس سے بھی دِل نہیں بھر رہے ہیں ——— آج کثرت سے جنسی جرائم ہو رہے ہیں۔ جس کی رپورٹیں امریکہ، انگلستان اور دوسرے اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ کیا یہ کوئی قابلِ اطمینان حالت ہے؟ یہ صرف اخلاق ہی کا تو سوال نہیں ہے، ہماری پوری تہذیب کا سوال ہے۔ مخلوط سوسائیٹی جتنی بڑھ رہی ہے عورتوں کے لباس اور بناؤ سنگھار کے اخراجات بھی بڑھ رہے ہیں۔ اور اُن کے لئے جائز آمدنیاں ناکافی ثابت ہو رہی ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہر طرف رشوت، غبن اور دوسری حرام خوریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ حرام خوریوں نے ہمارے ملک کے سارے نظام کو گھن لگا دیا ہے۔

عورت اور مرد کا دائرۂ عمل الگ الگ کرنا خود فطرت کا تقاضا ہے۔ فطرت نے ماں بننے کی خدمت عورت کے سپرد کر کے آپ ہی بتا دیا ہے کہ اس کے کام کی اصل جگہ کہاں ہے نہ باپ بننے کا فرض مرد کے ذمّہ ڈال کے خود اشارہ کر دیا ہے کہ اُسے کن کاموں کے لئے ماماتا کے بھاری بوجھ سے سبکدوش کیا گیا ہے۔

دونوں قسم کی خدمات کے لئے عورت اور مرد کو الگ الگ قوتیں دی گئی ہیں۔ الگ الگ صفات دی گئی ہیں۔ فطرت نے جسے ماں بننے کے لئے پیدا کیا ہے اُسے صبر وتحمل [illegible] اس کے مزاج میں نرمی [illegible] ہے۔ اُسے وہ چیز دی ہے جسے ماماتا کہتے ہیں۔ وہ ایسی نہ ہو تو ہم آپ پل کر بڑے نہ [illegible] ہو سکتے۔ یہ کام جس کے ذمّہ ڈالا گیا ہے [illegible] کے لئے وہ کام موزوں نہیں ہے جس [illegible] نے سختی اور سخت مزاجی کی ضرورت ہے۔ وہ کام اسی کے لئے موزوں ہے جسے ماں بننے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اور جسے ان بھاری ذمہ داریوں سے

آزاد رکھا گیا ہے جو ماں بننے کا لازمہ ہیں۔ آپ اس تقسیم کو مٹانا چاہتے ہیں تو پھر فیصلہ کر لیجئے کہ اب دنیا کو ماؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی مدت نہ گزرے گی کہ انسان ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے بغیر ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ فیصلہ بھی آپ نہیں کرتے اور اس تقسیم کو بھی مٹانا چاہتے ہیں تو یہ عورت کے ساتھ بڑی بے انصافی ہے کہ وہ اس پورے بوجھ کو بھی اٹھائے جو فطرت نے ماں بننے کے سلسلہ میں اس پر ڈالا ہے۔ اور جس میں مرد ایک رتی برابر بھی اس کے ساتھ کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ اور پھر وہ مرد کے ساتھ آکر سیاست، تجارت اور صنعت و حرفت اور لڑائی دنگے کے کاموں میں برابر کا حصہ لے۔

خدا کے لئے ٹھنڈے دل سے سوچو انسانیت کی خدمت میں آدھا حصہ تو وہ ہے جسے پورے کا پورا عورت سنبھالتی ہے، کوئی مرد اس میں ذرہ برابر بھی اس کا بوجھ نہیں بٹا سکتا۔ باقی آدھے میں سے آپ کہتے ہیں کہ آدھا بار اس کا بھی عورت اٹھائے۔ گویا تین چوتھائی عورت کے ذمہ پڑا اور مرد کے ذمہ ایک چوتھائی، کیا یہ انصاف ہے؟

عورت بیچاری اس ظلم کو خوشی خوشی برداشت کرنے بلکہ لڑ جھگڑ کر اپنے اوپر لینے کے لئے اس وجہ سے مجبور ہوئی ہے کہ آپ نے عورت ہوتے ہوئے عورت کی جگہ کام کرتے ہوئے اسے عزت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ نے بچوں والی کا مذاق اڑایا۔ آپ نے گھر گرہستی کو ذلیل قرار دیا۔ آپ نے ان ہماری خدمات کو گھٹیا درجہ دیا جو وہ خاندان میں انجام دیتی تھی۔ اور جن کی انجام دہی آپ کی سیاست، معیشت اور جنگ سے کچھ کم ضروری یا مفید نہ تھی۔ مجبوراً وہ غریب عزت، اور قدر و منزلت کی تلاش میں ان کاموں کے لئے آمادہ ہو گئی جو مرد کے کرنے کے تھے۔ کیونکہ مرد بنے بغیر اور مردانہ خدمات سرانجام دیئے بغیر آپ اسے عزت دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اسلام نے اس پر یہ مہربانی کی تھی کہ عورت رہتے ہوئے اور زنانہ خدمات انجام دیتے ہوئے اس نے اسے پوری عزت مرد کے برابر بلکہ ماں ہونے کی حیثیت سے مرد سے کچھ بڑھ کر ہی دی تھی۔

اب آپ کہتے ہیں کہ یہ چیز "ترقی" میں حائل ہے۔ آپ کو اصرار ہے کہ عورت ماں بھی بنے، مجسٹریٹ بھی، اور پھر ناچ گا کر مردوں کا دل بہلانے کے لئے وقت بھی نکالے۔ آپ اس پر اتنا بوجھ ڈالتے ہیں کہ وہ کسی خدمت کو بھی بخوبی انجام نہیں دے سکتی۔ آپ اسے وہ کام دےدیتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا نہیں کی گئی۔ آپ اسے اس میدان میں کھینچ لاتے ہیں جہاں وہ مرد [illegible] نہیں بن سکتی۔ جہاں مرد [illegible] سے آگے [illegible] جہاں عورت کو داد ملے گی، تو انسانیت کی رعایت سے ملے گی یا پھر کمال کی نہیں جمال کی ملے گی۔

گھر اور خاندان جن کی اہمیت کو آپ "ترقی" کے جوش میں بھول گئے ہیں۔ دراصل یہ وہ کارخانے ہیں جہاں انسان تیار ہوتے ہیں۔ یہ کارخانے جوتے اور پستول بنانے کی نسبت کچھ کم ضروری نہیں ہیں۔ ان کارخانوں کے لئے جن صفات، نفسیات اور قابلیتوں کی ضرورت ہے وہ فطرت نے سب سے بڑھ کر عورت کو دی ہیں۔ ان کو چلانے کے لئے جن خدمات، محنتوں اور مشقتوں کی ضرورت ہے ان کا زیادہ بوجھ فطرت نے عورت ہی پر ڈالا ہے۔ اور ان کارخانوں میں کرنے کے کام بہت ہیں۔ کوئی فرض شناسی کے ساتھ ان کاموں کو کرنا چاہے جیسا کہ ان کا حق ہے تو اسے سر کھجانے کی فرصت نہ ملے۔ اور پھر ان کو جتنی زیادہ قابلیت، سلیقے اور دانشمندی کے ساتھ چلایا جائے اتنے ہی زیادہ اعلیٰ درجہ کے انسان تیار ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے عورت کو زیادہ سے زیادہ عمدہ تعلیم و تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ ان کارخانوں کو سکون و اطمینان اور اعتماد کے ساتھ چلانے کے لئے اسلام نے پردے کا ڈسپلن قائم کیا تھا۔ تاکہ عورت یہاں پوری دلجمعی کے ساتھ اپنا کام کر سکے۔ اور اس کی توجہ غلط سمتوں میں نہ بٹے۔ اب آپ ترقی کی خاطر اس ڈسپلن کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے ختم ہو جانے کے بعد دو کاموں میں سے ایک کام آپ کو بہرحال کرنا ہوگا۔ یا عورت کو ہندو تہذیب اور پرانی عیسائی تہذیب کی پیروی کر کے غلام بنا دیجئے۔ تاکہ خاندانی انتظام بکھرنے نہ پائے یا پھر اس کے لئے تیار ہو جائیے کہ انسان بنانے کے کارخانے تباہ اور برباد ہو کر جوتے اور پستول بنانے کے کارخانے آباد ہوں۔

میں آپ سے صاف کہتی ہوں کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ اسلام جو مکمل قانونی اور معاشی حقوق عورت کو دیتا ہے ان کو برقرار رکھتے ہوئے آپ اسلام کے قائم کردہ ڈسپلن کو توڑ دیں۔ اور آپ کا خاندانی نظام برباد ہونے سے بچا رہ جائے۔ لہٰذا "ترقی" کا معیار جو بھی آپ کے سامنے ہو اُسے نگاہ میں رکھ کر سوچ لیجئے کہ آپ کیا کھونا چاہتے ہیں اور کیا پانا چاہتے ہیں۔ "ترقی" بہت وسیع لفظ ہے۔ اس کا کوئی ایک ہی مقرر مفہوم نہیں ہے۔ مسلمان ایک [illegible] خلیج بنگال سے بحر اٹلانٹک تک حکمراں رہے ہیں سائنس اور فلسفہ میں وہ دنیا کے استاد تھے۔ تہذیب و تمدن میں کوئی دوسری قوم ان کے ہمسر نہ تھی۔ معلوم نہیں اس چیز کا نام کسی لغت میں ترقی ہے یا نہیں۔ اگر یہ ترقی تھی تو میں عرض کر دوں گی کہ یہ ترقی اس معاشرے نے کی تھی جس میں پردے کا رواج تھا۔

اسلامی تاریخ بڑے بڑے اولیاء، مدبرین، علماء، حکماء، مصنفین اور فاتحین کے ناموں سے بھری پڑی ہے۔ یہ عظیم الشان لوگ جاہل ماؤں کی گودوں میں پل کر تو نہیں نکلے تھے۔ خود عورتوں میں بھی بڑی بڑی عالم و فاضل خواتین کے نام ہم کو اسلامی تاریخ میں ملتے ہیں۔ وہ علوم و فنون اور ادب میں کمال رکھتی تھیں۔ پردے نے اس ترقی سے مسلمانوں کو نہیں روکا تھا۔ آج بھی اس طرز کی ترقی ہم کرنا چاہتے ہیں تو پردہ ہمیں اس سے نہیں روکتا۔ البتہ اگر کسی کے نزدیک "ترقی" بس وہی ہو جو اہل مغرب نے کی ہے تو بلاشبہ اس میں پردہ بری طرح حائل ہے۔ مغرب نے وہ ترقی اخلاق اور خاندانی نظام کو خطرہ میں ڈال کر کی ہے۔ وہ عورت کو اس کے دائرۂ عمل سے نکال کر مرد کے دائرۂ عمل میں لے آیا ہے۔ اس طرح اس نے اپنے دفتر اور کارخانے چلانے کے لئے دگنے ہاتھ تو حاصل کر لئے اور بظاہر بڑی ترقی کر لی۔ مگر گھر اور خاندان کا سکون کھو دیا۔ آج بھی اگر گھر آباد ہیں تو صرف گھر گرہستن عورتوں کی بدولت ہی آباد ہیں۔ مردوں کے ساتھ کمانے والی عورتیں کہیں بھی گھر کا نظام نہیں چلا رہی ہیں۔ اور نہ چلا سکتی ہیں۔ اُن کے نکاح آج طلاقوں پر ختم ہو رہے ہیں۔ اُن کے بچے تباہ ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے ٹھکانا اگر ہے تو کلب میں ہے یا ہوٹل میں۔ گھر اُن کے لئے سکون کی جنت نہیں رہا۔ اور اپنی جگہ لینے کے لئے بہتر انسان تیار کرنے کا کام انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اس ترقی پر اگر کوئی ریجھتا ہے تو ریجھے.....

(بشکریہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۷۴/۲/۹/۱۰)

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کی راہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے، اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پورا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

یہ مت خیال فرمائیے!

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز { دکان:- 23-1652، 23-5222 — مکان:- 34-0451

رابطۂ عالمِ اسلام کی مکّہ کانفرنس

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اب اس بات پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنا خود علماء کا کام ہے۔ حقیقی علماء کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ کہ علماء کے دِلوں میں خشیت اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن علماء کہلاتے ہوئے اگر منصوبہ باندھنے والوں اور خفیہ سازشیں کرنے والوں کے دلوں سے خوفِ خدا اور احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیّت جاتی رہی ہے۔ تو سوائے افسوس کے ہم اور کیا کر سکتے ہیں !!

جہاں تک مذکورہ بالا چھ نکاتی مخالفانہ منصوبہ کا تعلّق ہے۔ اس کے مرتّبین اگر یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی روز افزوں ترقی کو روکنے اور اس کے پھیلاؤ کے سامنے انہوں نے گویا ناقابلِ تسخیر بندھ باندھ دیا ہے تو یہ ان کی بہت بڑی بھول ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جسے اُن کی مخالفانہ سازشیں اور منصوبے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ۶۶ سال پہلے ۱۹۰۸ء میں بد اندیش معاندین کو مخاطب کرکے فرما چکے ہیں کہ ؎

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اَے ناقصاں ٭ ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری، نے تمہارے مکر کی ٭ خود مجھے نابُود کرتا وہ جہاں کا شہریار

اِس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اِک کذّاب کی ٭ کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

اور اس سے بھی پہلے ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۰ء کو حضورؑ نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا :-

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ مَیں وہ پودا نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دُعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دُعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مُہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اَے خدا تُو اس اُمّت پر رحم کر آمین ۔"

(ضمیمہ اربعین صفحہ ۵ - ۷ مشتہرہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۰ء)

رابطہ عالم اسلامی کی مکّہ کانفرنس کی قرار دادوں کا ضروری حصّہ نقل کرنے کے ساتھ آج کی گفتگو صرف عمومی امور سے متعلق رہی ہے۔ آئندہ اشاعتوں میں ہم قرار دادوں کا نمبروار تفصیلی جائزہ پیش کریں گے۔ احمدیت کی مخالفت کے سلسلہ میں صرف ایک اَور بات عرض کرکے آج کی گفتگو ختم کریں گے۔ جیسا کہ ہم نے اُوپر بیان کیا جماعت کی ۸۵ سالہ تاریخ مخالفین کی سر توڑ مخالفت اور پھر ان کی ناکامی و نامرادی سے بھری ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۹۳۴ء میں اٹھنے والے اس مخالفانہ طوفان اور پھر مخالفت کرنے والوں کے عبرتناک انجام کا بطور خلاصہ ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ایک طرف "احرار" جماعت کو تہس نہس کر دینے اور اس کے مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے بڑے زور و شور سے اُٹھے۔ حتیٰ کہ اس وقت کی حکومت انگلشیہ کے بہت بڑے آفیسرز کی حمایت بھی انہیں حاصل تھی۔ اِس طرح یہ مخالفت نہ صرف احرار کی قیادت میں عامۃ المسلمین کی طرف سے خوفناک طوفان کی صورت میں اٹھی بلکہ حکومت کے بڑے بڑے کارندے بھی اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اس وقت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے "تحریکِ جدید" کی ایک القائی سکیم پیش کی۔ تحریکِ جدید کیا تھی؟ ایک طرف درد بھری دُعاؤں کا پروگرام تو دوسری طرف اسلام و احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا منظم منصوبہ۔ چنانچہ اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک طرف صدہا احمدی نوجوانوں نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اور تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے بیرونی ممالک کو روانہ ہو گئے۔ تو دوسری طرف جماعت نے مالی قربانی کا ایسا شاندار نمونہ دکھایا کہ ہزاروں ہزار روپے کی رقوم اپنے محبوب امام کے حضور پیش کر دیں۔ اور آج جبکہ اس تحریک پر ۴۰ سال گزرتے ہیں اس الٰہی منصوبہ کی کامیابی ایک مسلّمہ حقیقت بن کر دُنیا کے سامنے آچکی ہے۔ جماعتِ احمدیہ برّصغیر ہند و پاکستان سے نکل کر بیرونی ممالک میں اس قدر پھیل چکی ہے کہ آج اس جماعت کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے برعکس ۱۹۳۴ء میں جو لوگ اس کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اُٹھے تھے، آج ان کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ وہ برطانوی حکومت بھی جس کے بعض کارندوں نے اس جماعت کے خلاف منصوبہ باندھنے والوں کی پیٹھ ٹھونکی وہ اپنا بوریا بستر باندھ کر ۲۷ سال ہوئے یہاں سے رخصت ہو چکی۔ اور جس حکومت کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا، آج صرف جزائرِ برطانیہ میں محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ جہاں کئی کئی دن سورج نظر ہی نہیں آتا !!

فاعتبروا یا اولی الابصار !!

پس اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہم پورے ایمان اور پختہ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس وقت یہ جو بین الاقوامی مخالفت کا طوفان اُٹھ رہا ہے جس کی کسی قدر نشان دہی رابطہ عالم اسلامی کی مکّہ کانفرنس کی قرار دادوں سے ہوتی ہے، یہ طوفان بھی پہلے کی طرح هَبَاءً مَّنْثُوْرًا ہو جائے گا۔ کیونکہ ان لوگوں کے منصوبہ کے منصّۂ شہود میں آنے سے قبل ہی خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو **صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ** کا القاء فرمایا اور حضور نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ یہ منصوبہ درحقیقت خدائی مشیّت کے مطابق زبردست توڑ ہے اُن مخالفانہ منصوبوں کا جو جماعت کے بد اندیش اس جماعت کی ترقی کو روکنے اور اسلام کے غلبہ کو قریب تر لانے میں روک پیدا کرنے کے درپے ہیں۔

اوّل تو ان لوگوں کے پاس سوائے جماعتِ احمدیہ کی اندھی مخالفت کے کوئی مثبت، ٹھوس اور عملی پروگرام نہیں اور نہ ہی ان کو ایثار و قربانی کرنے کی وہ نعمت ہی حاصل ہے جو جماعتِ احمدیہ کا امتیاز ہے۔

دوم وقت خود بتا دے گا کہ مخالفین کا یہ ایک وقتی جوش ہے جس کو پائیداری سے کچھ بھی حصّہ نہیں ملا۔ پس جماعتِ احمدیّہ کا ہر فرد ایسے منصوبوں کی تفصیلات سُن کر بجائے کسی طرح پر ملول ہونے کے دل ہی دِل میں خوش ہے کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ کی ترقی ہی ترقی مقدّر ہے۔ جس قدر بڑی مخالفت ہوگی اسی قدر زیادہ شان کے ساتھ احمدیت یعنے حقیقی اسلام کے سربلند ہونے کے سامان جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ہوں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ٭

(باقی)

کرِدم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے !!

AUTOWINGS آٹو ونگس
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
ٹیلیفون نمبر 76360

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدرؔ کا چندہ آئندہ ماہ جون ۱۹۷۴ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور کچھ وقت کے لئے آپ مرکزی حالات، اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آمین۔

مینیجر "بدر" قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
L ۷	مکرم مستری محمد حسین صاحب	۱۷۸۰	مکرم یوسف حسین احمد صاحب
L ۱۳	؍ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام سکول	۱۷۹۷F	؍ ایس۔ایم۔شہاب احمد صاحب
L ۱۹	؍ چوہدری بدرالدین صاحب عاملؔ۔	۱۹۵۳	؍ مشتاق احمد صاحب
L ۲۷	؍ صوفی علی محمد صاحب	۱۹۸۱	؍ خان حمید اللہ صاحب
۱۰۲۴	؍ سید وزارت حسین صاحب۔	۱۹۸۵	؍ لائبریرین گورنمنٹ ڈگری کالج
۱۰۲۵	؍ قریشی محمد یوسف صاحب	۲۰۱۶	؍ قریشی محمد عبداللہ صاحب
۱۰۶۷	میسرز شیخ غلام ہادی اینڈ سنز	۲۲۰۷	؍ بیتھو۔کویا ماسٹر صاحب
۱۰۷۶	مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب	۲۲۲۷	؍ سید عبدالحفیظ صاحب
۱۰۹۴F	؍ ایس کے احمد صاحب	۲۲۲۹	مجلس خدام الاحمدیہ۔
۱۱۰۵F	؍ ایس۔وائی۔احمد صاحب	۲۳۰۷	مکرم عبدالمالک الحسینی صاحب
۱۱۳۰	؍ جاوید خورشید صاحب	۲۳۲۸	؍ ایس۔جی۔اے۔ربانی صاحب
۱۲۰۷	؍ عبدالستار خان صاحب۔	۲۳۴۴F	؍ خواج احمد صاحب لنڈن
۱۲۱۹	؍ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ آسنور	۲۳۴۵	؍ سید محمد ندیم صاحب شمسؔ۔
۱۲۵۵	؍ سی۔پی۔علی کٹی صاحب	۲۳۴۷	؍ ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب
۱۲۷۹	؍ مولوی سید محمد یونس صاحب	۲۳۴۸	؍ محمد اسماعیل صاحب
۱۳۷۹	؍ سید وثیق الدین احمد صاحب	۲۳۴۹	؍ عبدالستار صاحب ایڈووکیٹ
۱۴۱۰	؍ شیخ محمد امام صاحب	۲۳۵۰	؍ اشتیاق احمد صاحب
۱۴۲۳	؍ بہادر خان صاحب۔	۲۳۵۱	؍ نواب شاہ صاحب۔
۱۴۴۶	؍ ایم۔محمد ایوب صاحب	۲۳۵۲	؍ لوکی تلا صاحب
۱۴۶۴	؍ ہدایت اللہ خان صاحب	۲۳۵۳	؍ مقبول احمد صاحب
۱۶۰۹	؍ ایم۔ایچ۔رحمان صاحب	۲۳۵۴	؍ مقبول احمد صاحب مکئی والا۔
۱۶۲۵	؍ جبار الحق صاحب	۲۳۵۵	؍ محمد جعفر بابو صاحب
۱۷۰۷	؍ بشیر احمد صاحب میر	۲۳۵۸	؍ عبدالستار صاحب
۱۷۲۸	؍ سید عمر صاحب	۲۴۵۳	؍ افتخار المجیب صاحب۔
۱۷۷۹	؍ ایڈیٹر "بھیم پترکا"	۲۴۶۰	؍ مفتی سید محمد سعید صاحب گیلانی واعظ

تقریبِ شادی و اظہارِ تشکر

حیدر آباد ۱۱؍شہادت (اپریل ۱۹۷۴ء)۔ نمائش کلب میں چار بجے شام عزیزم سیٹھ محمد بشیر سلمہٗ ایم کام (ابتدائی) ابن مکرم و محترم جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب چنتہ کنٹہؓ کا نکاح عزیزہ امۃ النسیم سلمہا ایم۔اے (ابتدائی) بنت مکرم نورالدین صاحب الہ دین کے ساتھ خاکسار نے پڑھا۔ مسنون خطبہ اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں مختصر طور پر حقوقِ زوجین بیان کئے گئے۔

۱۲؍شہادت (اپریل) کو ۸ بجے رات محترم سیٹھ صاحب کی جانب سے پُر تکلف دعوتِ ولیمہ اسی مقام پر دی گئی۔ جس میں احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم معززین مردوں عورتوں اور بچوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بناوے آمین۔

اِس مبارک موقعہ پر طرفین کی جانب سے مندرجہ ذیل مدّات میں چندہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احبابِ جماعت کا اوّلین فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درسگاہ کی افادیت احبابِ جماعت پر روشن ہے۔ کہ اس مقدس درسگاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت و تعلیم یافتہ مبلغین نے ایک انقلاب عظیم یورپ۔ افریقہ۔ اور امریکہ میں برپا کر دیا اور اب بفضلہ تعالےٰ بڑے بڑے رؤساء و گورنرز و سلاطین اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احبابِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ **یکم ستمبر ۱۹۷۴ء** سے شروع ہوگا لہذا خواہشمند احباب داخلہ فارم نظارت ہذا سے منگوا کر بہرحال **یکم اگست ۱۹۷۴ء** تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو واپس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں:۔

(۱) بچے کا میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(۲) بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اُردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ حسب دستورِ سابق اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں۔ جو طلباء کی ذہنی۔ اخلاقی اور اقتصادی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عُمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہوشیار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی یکم اگست ۷۴ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی ∴

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

---

۲ محترم نورالدین الہ دین صاحب شکرانہ فنڈ ۱۰/- روپے درویش فنڈ ۵/- روپے اور اعانتِ بدر ۵/- روپے۔ محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب شکرانہ فنڈ ۵۰/- روپے درویش فنڈ ۲۵/- روپے اعانت بدر ۲۵/- روپے۔

خاکسار: عبدالحق فضلی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد۔

درخواست ہائے دُعا: (۱) میرا منجھلا لڑکا عزیزم سید منیر احمد اس سال I.I.T. کے All India Competative Test میں شامل ہونے جا رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے کئی دیگر انجینئرنگ کالج میں داخلہ لینے کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ لہذا تمام بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ قادیان اور احبابِ کرام سے التجا ہے کہ وہ دعا فرمادیں مولیٰ کریم اسے اس کی محنت میں کامیاب کر کے دنیوی و دینی تعلیم سے مالامال کرے اور صحیح معنوں میں سچا خادمِ دین بنائے آمین۔ خاکسار سید ہمام الدین احمد (کٹکی)

(۲) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بوجہ ہیچک بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ تمام بھائی بہنوں سے گزارش ہے کہ کامل صحت اور عمر درازی کیلئے دعا فرماویں۔

خاکسار: محمود خان۔ کیرنگ (اڑیسہ)